© rasailojaraid.com

روزہ کی فضیلت

تحریر: عبدالرشید عراقی

روزہ ارکان اسلام کا تیسرا رکن ہے عربی میں اس کو "صوم" کہتے ہیں۔ اور اس کے لغوی معنی رکنے اور چپ رہنے کے ہیں۔ روزہ صرف امت محمدیہ پر ہی فرض قرار نہ دیا گیا بلکہ اس سے پہلی قوموں پر بھی فرض تھا۔ قرآن مجید نے اس کی وضاحت فرمائی ہے؛

مسلمانو! تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے جیسا کہ تم سے پہلی قوموں پر فرض کیا گیا تھا تا کہ تم پرہیزگار بن جاؤ (البقرۃ ۱۸۳) قرآن مجید کی یہ آیت واضح الفاظ میں اس بات کی تصریح کرتی ہے، کہ روزہ اسلام کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ اسلام سے پہلے بھی وہ کل مذہب کے مجموعہ احکام کا ایک جزء رہا ہے۔ علامہ سید سلیمان ندویؒ کہتے ہیں کہ:

قدیم مصریوں کے ہاں بھی روزہ دیگر مذہبی تہواروں کے شمول میں نظر آتا ہے۔ یونان میں صرف عورتیں تھموفریا کی تین تاریخ کو روزے رکھتی تھیں۔ پارسی مذہب میں گو عام پیروں پر روزہ فرض نہیں تھا لیکن ان کی الہامی کتاب کی ایک آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ روزہ کا حکم ان کے ہاں موجودتھا۔ خصوصاً مذہبی پیشواؤں کے لئے تو ؛یسمال روزہ ضروری تھا۔ (سیرۃ النبی ج۵ ص۲۱۲)

جہاں تک یہودیوں کا تعلق ہے ان کے ہاں بھی روزہ فریضہ الٰہی میں شامل تھا۔ حضرت موسیٰؑ نے چالیس دن کو طور پر بھوک پیاس میں گزارے۔ چنانچہ عام طور پر یہود حضرت موسیٰؑ کی پیروی میں چالیس دن روزہ رکھنا اچھا سمجھتے ہیں لیکن چالیسویں دن کا روزہ ان پر فرض ہے۔ عیسائی مذہب میں روزہ کا ثبوت ملتا ہے حضرت مسیحؑ نے اپنی نبوت کے آغاز سے قبل چالیس دن روزہ رکھا تھا۔

اہل عرب بھی اسلام سے پہلے روزہ سے کچھ نہ کچھ مانوس تھے۔ قریش مکہ جاہلیت کے دنوں میں عاشورہ (دسویں محرم) کو اس لئے روزہ رکھتے تھے کہ اس دن خانہ کعبہ پر نیا غلاف ڈالا جاتا تھا۔ مدینہ میں یہود بھی دسویں محرم کو روزہ رکھتے تھے کہ اس دن بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات ملی تھی۔

رمضان کو روزہ کے ساتھ مخصوص کیا گیا:

اللہ تعالیٰ نے روزے رمضان میں فرض کئے ہیں اور ان دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ لازم وملزوم قرار دیا ہے رمضان ہی وہ مہینہ ہے جس میں قرآن کلیم نازل ہوا۔ اور قرآن مجید سے پہلے جو آسمانی کتابیں مختلف انبیائے کرام پر نازل ہوئیں۔ وہ بھی رمضان کے مہینہ میں نازل ہوئیں۔ حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں:

صحف ابراھیم رمضان کی پہلی رات نازل ہوئے۔ تورات چھ رمضان انجیل رمضان کی تیرہ تاریخ کو نازل کی گئی جب کہ قرآن مجید ۲۴ رمضان کی رات کو نازل ہوا۔ جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ زبور ۱۲ رمضان کو اتاری گئی۔

رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن مجید نازل کیا گیا۔ اس میں ہدایت کے کھلے دلائل ہیں اور یہ حق و باطل میں فرق کرنے والی کتاب ہے۔ (بقرۃ ۱۸۵)

روزہ اور قرآن کے درمیان ہدایت گہرا اور خصوصی مناسبت ہے۔ اسی لئے آنحضرت ﷺ رمضان میں تلاوت کا بہت زیادہ اہتمام فرماتے تھے۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں۔

اس مہینہ کو قرآن مجید کے ساتھ خاص مناسبت ہے اور اسی مناسبت کی وجہ سے قرآن مجید اس مہینہ میں نازل کیا گیا۔ یہ مہینہ ہر قسم کی خیر و برکت کا جامع ہے۔ آدمی کو سال بھر میں جتنی برکتیں نازل ہوتی ہیں وہ اس مہینہ کے سامنے اس طرح ہیں جس طرح سمندر کے مقابلہ میں ایک قطرہ، اس مہینہ میں قوت باطنی کا حصول، پورے سال کی قوت باطنی کے لئے کافی ہوتا ہے۔ اس میں انتشار اور پریشانی ناطری بقیہ تمام دنوں بلکہ پورے سال کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ قابل مبارکباد ہیں وہ لوگ جن سے یہ مہینہ راضی ہو کر گیا اور ناکام و بدنصیب ہیں ہو جو اس کی ناراض کر کے ہر قسم کی خیر و برکت سے محروم ہو گئے۔ (مکتوبات ربانی ج ا ص ۸)

روزہ کے مقاصد:

اسلام میں روزہ کے مقاصد کیا ہیں۔ روزہ کے مقاصد تین مختصر فقروں میں بیان کر دیئے گئے ہیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۱) لتکبر و الله علی ما هداکم (بقرہ ۱۸۵)
تاکہ اللہ نے جو تم کو ہدایت کی ہے اس پر اس کی بڑائی اور عظمت بیان کرو۔

(۲) ولعلکم تشکرون (بقرۃ ۱۸۳)
تاکہ اس کے ہدایت کے ملنے پر تم خدا کا شکر ادا کرو۔

(۳) لعلکم تتقون (بقرۃ ۱۸۳)
تاکہ تم پرہیزگار بنو (یا تم میں تقوی پیدا ہو)

حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ فرماتے ہیں:

روزہ کے مقاصد میں ایک بڑا مقصد یہ ہے کہ ضرورت سے زائد گہرائی میں نہ پڑا جائے۔نکتہ آفرینی اور تشدد کا راہ اختیار کرنے کا دروازہ بند کر دیا جائے۔اس لئے کہ یہ عبادت یہود،نصاری اور خود عرب کے عبادت گزار لوگوں میں رائج تھی۔انہوں نے یہ سوچ کر روزہ کی بنیاد نفس کشی پر ہے اس میں بہت تشدد سے کام لیا گیا اور نفس کو تکلیف پہچانے کی غرض سے بہت سی چیزیں اپنی طرف سے ایجاد کر لیں اور یہی وہ نقطہ ہے جس سے تحریف کا آغاز ہوتا ہے جو کبھی کمیت میں ہوتی ہے کبھی کیفیت میں۔

اس میں یہ مثال حضور ﷺ کے اس ارشاد سے سمجھ میں آتی ہے ''اس کے اور رمضان کے بیچ میں کوئی فصل نہیں'' کہ رمضان سے پہلے متصلاً کوئی روزہ یا دو روزے نہ رکھے اسی طرح عید اور شک کے روزے سے منع فرمایا ہے۔اس لئے کہ متشدد لوگ اس کو شدت بنالیں گے۔تو دوسرے اس کی اتباع کریں گے اور اس طرح بات تحریف تک جا پہنچے گی۔تشدد دراصل شدت احتیاطی سے پیدا ہوتا ہے۔کیفیت میں اس کی مثال صوم وصام کی ممانعت،سحری کی ترغیب،اور اس کی تاخیر کا حکم ہے۔اس لئے کہ سارا تشدد اور غلو جاہلیت کی پیداوار ہے۔(حجۃ اللہ البالغہ ج۲ص۳۹)

روزہ میں اسلام کا اصلاحی کردار:

اسلام نے جس طرح دوسرے تمام فرائض و عبادات اور مناسک میں اپنا اصلاحی کردار ادا کیا ہے اسی طرح اس نے روزہ کے مفہوم و آداب و احکام اور اس کی شکل و طریقہ کار میں بھی اپنی اسلامی و انقلابی کردار ادا کیا ہے۔اسلام اپنے سے پہلے مذاہب کی طرح مسلمانوں کو مصائب و آلام میں مبتلا نہیں کیا۔

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی لکھتے ہیں کہ:

شریعت اسلامی نے نہ روزہ نفس کو ایذا پہنچانے اور تکلیف میں مبتلا کرنے کا ذریعہ بنایا ہے اور اسی کو خدا کا عذاب قرار دیا ہے پورے قرآن و حدیث میں ایک لفظ بھی ہم کو ایسا نہیں ملتا جس سے اس کا اشارہ نکلتا ہو۔اس نے اس کو ایک ایسی عبادت کے طور پر پیش کیا ہے جس کا مقصد اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا ہے اس نے اس کے احکام اور قوانین بھی ایسے خشک اور ظالمانہ نہیں بنائے کہ اسکا قطعی نتیجہ نفس کی ایذا رسائی کی شکل میں ظاہر ہوتا جس میں اس پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ پڑ جاتا۔

بلکہ اس نے سحری کھانا سنت قرار دیا۔اور تاخیر کے ساتھ کھانے کو مستحب کہا۔اور ہدایت کی کہ فجر کو پو پھٹنے تک کھاتے رہو۔افطار میں نجات کا حکم دیا۔رات اور دن دونوں میں سونے اور آرام کرنے کی اجازت دی۔کاروبار تجارت اور مفید جائز کاموں میں انہماک و مصروفیت کھی یہودی مذہب کے برعکس جائز رکھا جس میں روزہ کی حالت میں کام ممنوع ہے۔اور مکمل طور پر خلوت اور عبادت لازمی ہے (ارکان اربعہ ص۲۰۰)

روزہ قدیم مذاہب میں کسی ایک خاص طبقہ کے ساتھ مخصوص تھا اس کی زیادہ تر زمہ داری برہنوں پر تھی۔مجوسی مذہب میں مذہبی پیشوا روزہ رکھتے تھے۔اور اسی طرح پارسی مذہب میں بھی صرف ان کے مذہبی عالم پر روزہ رکھنا واجب تھا۔یونانیوں کے ہاں روزہ صرف عورتیں رکھتی تھیں۔مردوں پر روزہ رکھنا ضروری نہیں تھا۔اسلام نے روزہ کو ہر قسم کے طبقہ واری،قید اور بندش سے آزاد ہو کر بالکل عام کر دیا اور اعلان کر دیا کہ ''تم میں سے جو کوئی اس مہینہ کو پائے لازم ہے کہ وہ (مہینہ بھر) روزہ رکھے۔'' (بقرۃ ۱۸۵)

قدیم مذاہب میں اس تخصیص اور امتیازی حکم کے باوجود لوگ اس سے مستثنی نہ تھے اسلام نے آکر سب معذوروں کو سہولت بہم پہنچائی اور ان کے لئے آسانی پیدا کر دی اور ان کو پوری رعایت دی۔اعلان کر دیا کہ ''پھر تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا سفر میں اس میں دوسرے دنوں کا شمار رکھنا (لازم) ہے'' (بقرۃ ۱۸۴)۔دوسری جگہ آتا ہے۔

''اور جو لوگ اسے مشکل سے برداشت کر سکیں ان کے ذمہ فدیہ ہے،(کہ وہ) ایک مسکین کا کھانا ہے'' (بقرۃ:۱۸۴)

روزہ کا اجر و ثواب:

روزہ اللہ تعالیٰ کی خفیہ ترین عبادت ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی دوسرے کو حقیقی اور حتمی علم نہیں ہوسکتا کہ یہ شخص روزہ دار ہے روزہ دار کے ان پر خلوص جذبات اور غایت درجے کی تعمیل حکم غایت ارشاد ہے:

الصوم لی و انا اجزی به

روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔

© rasailojaraid.com